قسط (۲)

مولانا محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عالم اسلام صلیبی دہشت گردی کے نرغہ میں

اسلام آباد اور لاہور میں مولانا سمیع الحق صاحب کی معرکۃ الاراء نئی کتاب ''صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام'' کی تقریب رونمائی کی رپورٹیں پچھلے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ 27/اگست 2004ء کو کراچی کے آواری ہوٹل میں رونمائی کی تقریب کی رپورٹ شائع کی جارہی ہے۔ کراچی کے چیدہ ممتاز علماء سیاستدانوں ممبران پارلیمنٹ' ممتاز صحافیوں اور کالم نگاروں نے اظہار خیال کیا جس کے چیدہ چیدہ حصے شامل کئے جارہے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد عثمان یار خان صاحب نے انجام دیئے۔ تقریب کے حاضرین میں درجنوں شہرہ آفاق علماء وفضلاء اور دانشوروں کے علاوہ سندھ کے وزیر اعلیٰ ارباب غلام رحیم بھی مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے کئی حضرات کو اظہار خیال کا موقع نہ مل سکا۔.......................... (ادارہ)

<u>ڈاکٹر عبدالرشید صاحب: ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز کراچی یونیورسٹی</u> اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔ قال اللہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء صدق اللہ العظیم۔ میں نے قرآن کی جس آیت کو تلاوت کیا' حقیقت ہے جو کام بہت بڑے اداروں کو کرنا چاہیے تھے جو انسٹیٹیوشنز اور یونیورسٹیوں کو کرنا چاہیے تھا وہ کام حضرت مولانا سمیع الحق نے تن تنہا فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے جس سے چاہتا ہے کام لے لیتا ہے۔ اس کتاب کے تبصرے کے سلسلہ میں مَیں ایک بات بھی عرض کرتا چلوں کہ تبصرہ آسان بھی بہت ہوتا ہے اور بہت مشکل بھی۔ ہم جب سیکنڈری سکول میں پڑھ رہے تھے تو ایک مضمون ہم نے پڑھا تھا پطرس بخاری کا کہ ''میں اور میڈم'' جو دوران تعلیم اس کے ساتھ کلاس فیلو تھی' وہ خاتون روزانہ ایک کتاب لاتی تھی اور بخاری صاحب سے کہتی کہ یہ میں نے پڑھی ہے آپ بھی پڑھئے۔ کل اس پر تبصرہ کریں گے۔ اور اگلے دن اس پر تبصرہ ہوتا تھا کہ اس کتاب میں یہ خوبیاں ہیں اور یہ خرابیاں۔ کچھ عرصہ بعد بخاری صاحب بیمار ہو گئے تو انہوں نے اس خاتون کو بلایا اور کہا کہ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں تو اس نے کہا کہ کیوں؟ تو بخاری صاحب نے کہا دراصل میں نے تمام کتابیں بغیر پڑھے ہی تم سے تبصرہ کئے تھے' مجھے معاف کردو میں نے زیادتی کی۔ اس خاتون نے جواب میں کہا کہ کوئی بات نہیں ابھی پڑھ لیجئے۔ اس کے بعد جب بخاری صاحب نے کتابیں پڑھنی شروع کیں تو معلوم ہوا کہ اس کتاب کے صفحے بھی جڑے ہوئے ہیں۔ گویا کہ خاتون نے بھی بغیر پڑھے تبصرے کئے تھے۔ لیکن مجھے چونکہ آپ (مولانا سمیع الحق) سے اور آپکے خاندان سے الحمد للہ آپکے والد محترم حضرت مولانا عبدالحق ؒ صاحب سے بڑی

ملاقاتیں ہوئی اور اس وقت جب کہ میں صوفیائے خٹک پر پروجیکٹ کر رہا تھا تو انہوں نے مجھے بھرپور دعائیں دیں۔ یہ کتاب جس کے ۴۹۹ صفحات ہیں۔ آخری صفحہ پر حضرت کی کتابوں کا اشتہار بھی شامل کریں تو ۵۰۰ صفحات بنتے ہیں۔ حضرت کے جو انٹرویوز، کمنٹس اور خیالات ہیں وہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۸ء سے لے کر ۱۶ فروری ۲۰۰۴ء تک ہیں۔ اس عرصہ کے دوران آپ سے بین الاقوامی میڈیا، مختلف حضرات اور مختلف اداروں نے جہاد کے بارے میں جو سوالات کئے آپ نے ان کے جوابات دیئے اور سب سے بڑی خصوصیت اس کتاب کی یہ ہے یہ کتاب ایک ریفرنس بک ہے۔ ہر انٹرویو سے پہلے جس نے آپ کا انٹرویو لیا۔ اس کا تعارفی کارڈ ہے۔...... میرے نزدیک اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی صداقت و دیانت ہے کہ مولانا کے ذہن میں جو بات بھی تھی، وہ آپ نے بڑی دیانت سے بیان کر دی۔ یہاں تک کہ جب مدارس کی بات ہوتی تو آپ کی جب پرویز مشرف سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے کہا کہ بھئی دیکھئے جنرل صاحب یہ ہمارے ادارے کتنا کام کر رہے ہیں، کتنے بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اور آپ ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ تو جو بات جنرل صاحب نے کی آپ نے وہی بیان کی اور لکھی ہے: آپ نے فرمایا کہ مجھے جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ ''میں کوئی پاگل ہوں کہ مدارس کے بارے میں ایسا کہوں۔'' دیکھئے بالکل وہی الفاظ ہیں جو انہوں نے کہے۔ اس طرح آپ کتاب کے ہر ہر صفحہ پر جائیں جو مولانا کے دل کی بات ہے وہ آپ نے فرمائی۔ اور سب سے بڑی بات کہ جہاد کا جو تصور ہے اور جہاد کے بارے میں جو مس انڈرسٹینڈنگ خاص طور پر امریکہ اور یورپ وغیرہ میں ہے، ہم بھی وہاں جاتے ہیں ہم سے بھی سوالات ہوتے ہیں، وہ آپ نے بالکل واضح کئے۔ اور بعض جگہ تو بڑی پیاری باتیں کہی ہیں۔ مثلاً ایک جگہ لکھا ہے کہ ہم یہ سوچتے تھے، خواب بھی تھا اور حقیقت بھی کہ ہمارے مدرسے کے طالب علم جو ہیں جو یہاں سے پڑھ کر جانے والے ہیں، ان کے پاس بخاری، ترمذی کتابیں ہیں وہ پڑھاتے ہوں گے لیکن کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر ہمیں حیرانگی ہوئی اور خوشی بھی ہوئی کہ جہاد افغانستان کے دوران ان طلباء کے بغل میں بخاری شریف اور کاندھوں پر سٹنگر میزائل تھا۔ وہ دین کی خدمت بھی کر رہے تھے اور جہاد فی سبیل اللہ بھی کر رہے تھے۔ ایسی ایک نہیں بہت سی مثالیں آپ کو ملیں گی۔ میرے خیال میں بحیثیت استاذ جامعہ کراچی یہ کتاب ان تمام اداروں کے لئے، افراد کے لئے، ملکوں کیلئے جن کے ذہن میں جہاد کے بارے میں کوئی شبہ ہے، مس انڈرسٹینڈنگ ہے یا وہ جہاد کو دہشتگردی قرار دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ان کے یہ خدشات دور ہو جائیں گے۔ مولانا نے بالکل واضح طور پر فرمایا کہ دہشتگردی کیا ہے؟ اور جہاد کیا ہے؟ اسکے ساتھ ساتھ میں کچھ عرض بھی کرنا چاہوں گا، سفارش تو نہیں کر سکتا ہوں، میں تو انکا شاگرد ہوں عرض کروں گا کہ اس کے اگلے ایڈیشن کے لئے میرے ذہن میں کچھ ریکمنڈیشن ہیں وہ بھی اس میں شامل کر دی جائیں تو انشاء اللہ اسکی حیثیت اور بڑھ جائے گی۔ پہلی بات تو یہ کہ ملک بھر کے لائبریریز میں اور دنیا بھر میں اس کو متعارف کرنے کیلئے اس کیلئے آئی ایف بی نمبر لینا چاہیے اور لائبریری آف کانگرس کا نمبر اس پر پرنٹ ہونا چاہیے۔ تا کہ یہ پوری دنیا میں پڑھی جاسکے۔ اسکے علاوہ اگر یہ انٹرویوز انگریزی میں ہوں اور لوگوں نے انگریزی میں کئے اور مولانا کے ادارے کے پاس اسکی آڈیو کیسٹس موجود ہوں تو اس